مدیر کے نام

جمیل احمد رانا ، کلورکوٹ، بھکر

'غیرت کو کیا ہوا؟ (ستمبر ۲۰۰۹ء) کے عنوان سے تحریر یکے از شاہکار ہے، جسے ملک کے طول و عرض میں پڑھا اور پڑھایا جانا چاہیے۔ اگر ممکن ہو تو اسے قومی اخبارات میں اشاعت کے لیے بھیجا جائے، تا کہ وسیع تر حلقے میں اس چشم کشا تحریر کے اثرات مرتب ہوسکیں۔ 'جماعت اسلامی بنگلہ دیش: سیکولر دہشت گردی کے سایے میں' (اگست ۲۰۰۹ء) ایک معلومات افزا مضمون ہے۔ مشرقی پاکستان، بھارت کی فوجی یلغار اور عوامی لیگ کی مسلح جدوجہد کی وجہ سے بنگلہ دیش بن گیا۔ لیکن اس میں کچھ اور عوامل کو بھی نظرانداز نہیں کیا جاسکتا، مثلاً امریکی پشت پناہی اور ذوالفقار علی بھٹو کا ''اُدھر تم، اِدھر ہم'' کا نعرہ اور ''ٹانگیں توڑ دیں گے'' کی دھمکیاں وغیرہ۔ قوم اس سانحے کو میٹھے گھونٹ کی طرح پی گئی۔ عوام کو تاثر دیا گیا کہ بھوکا بنگال، پاکستان پر بوجھ تھا، وہ اتر گیا اور اب بقیہ پاکستان میں دودھ اور شہد کی نہریں بہیں گی، مگر آج بھی عوامی حکومت کی 'کامیابیوں' کے جھوٹے اشتہارات ایک شرم ناک حوالہ بن کر سامنے آرہے ہیں۔

ڈاکٹر رضوان ثاقب ، لاہور

سابق امیر جماعت اسلامی محترم قاضی حسین احمد کی خصوصی تحریر میاں طفیل محمدؒ (اگست ۲۰۰۹ء) دل میں گھر کرگئی۔ میاں صاحب کا ریاست کپورتھلہ میں وکالت سے لے کر وفات تک زہد، تقویٰ، استقامت اور تحریک کے لیے جہدِ مسلسل کو جس اختصار اور جامعیت کے ساتھ قاضی صاحب نے بیان کیا ہے وہ متاثر کن ہے۔ 'دنیا کی بے ثباتی' حضرت علیؓ کا خطبہ بے حد اثر آفریں ہے۔ محترم سلیم منصور خالد کا جماعت اسلامی بنگلہ دیش کے حوالے سے مضمون (اگست ۲۰۰۹ء) فکرانگیز ہے۔ تاہم، پاکستان میں موجود طبقاتی نظامِ تعلیم کے بارے میں بھی قلم کو جنبش دیں، کیوں کہ یہ بُرائی تو ہماری صفوں میں بھی دَر آئی ہے!

نذیر حق ، لاہور

ترجمان القرآن میں معلومات افزا مضمون 'جماعت اسلامی بنگلہ دیش: سیکولر دہشت گردی کے سایے میں' (اگست ۲۰۰۹ء) نظرنواز ہوا۔ مضمون کے آخر میں یہ پڑھ کر کہ: ''بنگلہ دیش مسلم افواج کے سربراہ نے بریگیڈیئر عبداللہ الاعظمی کو کوئی وجہ بتائے بغیر برطرف کر دیا۔ ان کی شہرت انتہائی ذہین، ایمان دار اور